Registered L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،
سہ ماہی ۷ ،
ماہوار ۲/۸

یوم شنبہ

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۷/۴۱ ۔ ۱۰ صلح ۱۳۳۲ھش ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"خیال کرنا چاہئے کہ کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعوئ نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اوّل سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے۔ برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم بھی نہیں گذرتا تھا۔ بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے از دست اپنی پہلی جمعیت کو بھی کھو بیٹھے"

(براہین احمدیہ حصہ دوم)

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ر جنوری۔ مکرم نواب عبداللہ خانصاحب کی صحت بفضل تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ!

لاہور ۹ر جنوری۔ مکرم جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب کی صاحبزادی کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن آج صبح میو ہسپتال لاہور میں ہُوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب خود ان دنوں علمی دورے کے سلسلے میں انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کی صاحبزادی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لاہور)

کراچی میں مزید ہنگاموں کے بعد چودہ[14] گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا

آج بھی پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ فائرنگ سے تین[3] آدمی ہلاک اور بیالیس[42] زخمی ہوئے

کراچی ۹ر جنوری۔ آج کراچی میں مزید مظاہروں کے باعث چودہ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ کرفیو کے اوقات شام کے پانچ بجے سے صبح سات بجے تک ہوں گے۔ سرکاری حکم میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس عرصہ میں تمام دکانیں بند رہیں گی اور ایسے شخص کو جو کرفیو کے اوقات میں بازاروں یا گلیوں میں چلتا پھرتا دکھائی دیگا۔ گرفتار کر لیا جائیگا۔ نیز اسے گولی بھی ماری جا سکے گی۔ آج صبح شہر میں حالات پرسکون تھے۔ لیکن ساڑھے نو بجے کے قریب چوراہوں اور بڑے بڑے بازاروں میں ہجوم اکٹھا ہونا شروع ہُوا اور اس نے زبردستی دکانیں بند کرانی چاہیں چند دکانوں کو لوٹ لیا گیا اور ان کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس نے ایک جگہ ہجوم پر لاٹھی چارج کیا جو اس پر پتھر پھینک رہا تھا اور جلوس کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

مجاہدین احمدیت کی روانگی ۔ احباب دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

ربوہ ۹ر جنوری (بذریعہ ٹیلیفون) قریشی فیروز محی الدین صاحب اور مرزا محمد ادریس صاحب اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں سنگاپور اور بورنیو روانہ ہونے کیلئے ۱۱ر جنوری کو ربوہ سے بذریعہ ٹرین ساڑھے تین بجے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ یہ دونوں مجاہد اگلے روز ۱۲ر جنوری کی صبح کو پاکستان میل سے کراچی روانہ ہوں گے۔ مقامی احباب ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر انہیں رخصت کریں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور ان کو تبلیغ کے میدان میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

اطالوی تیل بردار جہاز میں لدا ہوا تیل اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کی ملکیت ہے

عدن کی عدالت عالیہ کا فیصلہ

عدن ۹ر جنوری۔ آج عدن کی عدالت عالیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اطالوی تیل بردار جہاز "روز میری" پر جو ایرانی تیل لدا ہُوا ہے وہ اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کی ملکیت ہے۔ اور وہ تیل معہ خرچہ کے کمپنی کے حوالہ کر دیا جائے۔ عدالت نے فیصلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حکومت ایران نے ایرانی تیل کو قومی ملکیت میں نہیں لیا بلکہ اس کو ضبط کیا ہے۔ "روز میری" جولائی کے مہینے میں نو سو ٹن تیل لے کر اٹلی جا رہا تھا کہ اس کو عدن میں روک لیا گیا۔

برما اور برطانیہ میں ایک اور معاہدہ

رنگون ۹ر جنوری۔ برطانیہ اور برما ۱۹۴۷ء کے دفاعی معاہدہ کی جگہ ایک اور معاہدہ کرنے والے ہیں۔

درویشان قادیان کے روح پرور حالات

چوہدری اسد اللہ خاں کی تقریر

لاہور ۹ر جنوری۔ آج شام احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام "مشرقی پنجاب میں اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب نے زیارت قادیان کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ درویشانِ قادیان کی تبلیغی جدوجہد اور اس کے خوشکن اثرات پر نہایت پر اثر انداز میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس امر پر زور دیا کہ اللہ تعالےٰ مشرقی پنجاب کے غیر اسلامی ماحول میں درویشانِ قادیان کی پاکباز جماعت کے وجود سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ آج اگر دنیا میں اسلام زندہ رہ سکتا ہے تو اس جماعت کی مجاہدانہ کوششوں کے ذریعہ ہی رہ سکتا ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے مصلح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ہاتھوں قائم کیا ہے (تقریر کی مفصل رپورٹ کل کے الفضل میں مطالعہ فرمائیے)

روسی سفیر کی ڈاکٹر مصدق سے ملاقات

تہران ۹ر جنوری۔ آج تہران میں روسی سفیر نے ڈاکٹر مصدق سے دو گھنٹہ تک بات چیت کی۔ ایرانی وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی نے بتایا کہ بات چیت بحیرہ کیسپین کے ایرانی علاقے میں روس کو مچھلیاں پکڑنے کی مراعات کے متعلق تھی۔ ایران کی طرف سے روس کو اس علاقے میں مچھلیاں پکڑنے کی جو اجازت ملی ہوئی تھی اس کی میعاد اس ماہ کے آخر میں ختم ہونے والی ہے۔

شام اور لبنان کی سرحد کھل گئی

دمشق ۹ر جنوری۔ شام اور لبنان کی سرحد پھر کھل گئی ہے اور حسب معمول آمدورفت جاری ہو گئی ہے۔ دونوں ملکوں کی سرحد مدت کے دن بند ہو گئی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ لبنان کے اخبارات نے شام کے نائب وزیر اعظم کرنل ادیب شیشکلی پر شدید نکتہ چینی کی تھی۔

چرچل کی ٹرومین سے ملاقات

واشنگٹن ۹ر جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے آج واشنگٹن میں صدر ٹرومین سے دو ملاقاتیں کیں۔ ایک ڈنر میں انہوں نے ری پبلک اور ڈیمو کریٹک پارٹی کے لیڈروں اور امریکی کانگرس کے ممبروں سے بھی ملاقات کی۔ مسٹر چرچل دو ہفتہ کی چھٹی منانے کے لئے آج شام جمیکا جا رہے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی بہترین کام کی وجہ سے علم انعامی کی مستحق ہے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "تعلق باللہ" کے موضوع پر ایک پُر معارف تقریر فرمائی تھی جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی کتابی صورت میں شائع ہو جائیگی۔ اصل تقریر سے قبل حضور نے خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے علم انعامی حاصل کرنے کے فیصلہ کا اعلان فرمایا تھا۔ اس سلسلے میں حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے متعلق اعلان کرتا ہوں کہ اس سال بہترین کام کرنے کی وجہ سے اس مجلس کو علم انعامی دیئے جانے کا مستحق سمجھا گیا ہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس سال علم انعامی حاصل کرنے کے لئے دس معیار مقرر کئے تھے۔ چنانچہ ان معیاروں کو ملحوظ رکھ کر خدام الاحمدیہ کے انسپکٹروں نے تمام مجالس کا معائنہ کیا۔ اور اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ پر مجلس عاملہ مرکزیہ کی مقرر کردہ ایک سب کمیٹی نے غور کیا۔ اور اپنا فیصلہ مجلس عاملہ کے سامنے پیش کیا۔ مجلس عاملہ سب کمیٹی کے فیصلہ پر غور اور بحث و تمحیص کے بعد جس نتیجہ پر پہونچی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس سال مقرر کردہ معیاروں کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی اول اور خدام الاحمدیہ چک ۱۲۱ گوکھووال دوم اور خدام الاحمدیہ کراچی سوم رہی ہے۔ خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو جو اول رہی ہے علم انعامی دیا جائے گا۔ اس وقت چونکہ وقت کم ہے اس لئے وہ علم انعامی بعد میں حاصل کرے۔ سردست صرف اسی اعلان پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی اس کے لئے مبارک کرے۔

حضور نے فرمایا جماعتوں کی طرف سے جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ فسادات کے ایام میں خدام نے اچھا کام کیا ہے۔ انہوں نے دلیری اور ہمت کا ثبوت دیا۔ اور خطروں والے علاقوں میں پہونچکر احمدی عورتوں بچوں اور بوڑھوں کی حفاظت کی ہے۔ اور دراصل یہی نوجوانوں کا کام ہوتا ہے۔ اگر کبھی کسی جگہ کسی نے کمزوری بھی دکھائی ہے۔ تو کمزور ہر جماعت میں ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی کمزوری سے جماعت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ البتہ کمزوروں کی اصلاح کرنے کی کوشش متواتر جاری رکھنی چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے چند ایک اور امور کا ذکر کرنے کے بعد "تعلق باللہ" کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔ جو قریباً ۶ بجے تک جاری رہی۔

امانت تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

(۱) امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمت دین بھی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں۔"

(۲) "میں تو تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ تحریک جدید پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

ضروری یادداشت۔ امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور یاد رکھیں۔ (افسر امانت تحریک جدید)

تحریک جدید کے وعدے کس طرح لئے جائیں؟

"میں پھر جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کے وعدے اس رنگ میں لیں کہ ہر ایک بالغ احمدی اس میں شامل ہو جائے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے۔"

(سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

تعلیم و تربیت

"مومن کیا چاہتا ہے یہی کہ وہ ایک ایسے مقام پر رکھا جائے جسے جنت کہتے ہیں جس میں راحت اور چین کے سوا دکھ اور تکلیف کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی رضا انسان کو حاصل ہوگی۔ اور اس کا دیدار اسے نصیب ہوگا۔ اور وہ اسکے فضل کی چادر میں لپٹا جا کر اس کا ایسا قرب حاصل کرے گا۔ کہ گویا اس کا آئینہ ہو جائے گا۔ اور صفات الٰہیہ اس میں کامل طور پر جلوہ گر ہوں گی۔ اور اس کی سب ادنےٰ خواہشات نکل جائیں گی۔ اور اس کی مرضی خدا کی مرضی ہو جائے گی۔ اور وہ ابدی زندگی پاکر خدا تعالیٰ کا مظہر ہو جائے گا۔" (دعوۃ الامیر)

کونسے اوصاف یہ انعامات لاتے ہیں؟

"وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں اور اسکے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لانے والے ہیں۔ اور اسکے احکام پر جان و دل سے ایمان لاتے ہیں۔ اور انکساری اور عاجزی کی راہوں پر چلتے ہیں۔ اور بڑے ہوکر چھوٹے بنتے ہیں۔ اور امیر ہوکر غریبوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اللہ کی مخلوق کی خدمت گزاری کرتے ہیں۔ اور اپنے آرام پر لوگوں کی راحت کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور ظلم اور تعدی اور خیانت سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اخلاق فاضلہ کے حامل ہوتے ہیں۔ اور اخلاق رذیلہ سے مجتنب رہتے ہیں۔ وہ لوگ ایک ایسے مقام پر رکھے جائیں گے جسے جنت کہتے ہیں۔" (دعوۃ الامیر ص۹)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری اہلیہ سکینہ بیگم مورخہ ۱۷/۱۲/۵۲ کو بچی کی پیدائش کے معاً بعد زیادہ خون جانے کی وجہ سے فوت ہوگئی تھیں ۱۸ دسمبر کو مرحومہ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھانے کے بعد جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ اور خاکسار سے فوتیدگی کے تمام حالات بھی دریافت فرمائے۔ مرحومہ کو ربوہ میں دفن کردیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام منصورہ تجویز فرمایا۔

مجھے اس عظیم صدمہ میں بہت سے احباب و بزرگان سلسلہ کے خطوط تعزیتی ملے ہیں۔ اور کئی احباب و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد نے میرے غریب خانہ پر تشریف لاکر تعزیت فرمائی۔ اور ہمدردی فرمائی۔ میں ان سب کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اور توقع رکھتا ہوں کہ میرے اس مشکل وقت میں میرے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے بھی دعا فرماکر مزید ممنون احسان فرمائیں۔ اور مرحومہ کے بلند درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار احسان علی (ڈاکٹر) ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۵۳ء

خالص اسلامی حکومت

ہفت روزہ الاعتصام گوجرانوالہ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۵۳ء میں "دستوری سفارشات کا ہنگامہ" کے زیر عنوان جو اداریہ شائع ہوا ہے۔ اس میں فاضل مدیر دستوری سفارشات کے تاثر کے متعلق فرماتے ہیں :-

اس ضمن میں اب تک جن جن گوشوں سے کچھ آوازیں اٹھی ہیں۔ ان کو موٹے موٹے تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک کمیونسٹوں اور قادیانیوں کی آواز ہے۔ جو متفق اللسان ہو کر کہتے ہیں کہ برسر اقتدار لوگوں نے ان سفارشات میں ملائیت کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ اور یہ سفارشات اگر منظور ہو گئیں تو ملک میں ملازم بالفاظ دیگر کتاب وسنت کا علم لہرانے لگے گا۔۔

تیسرا گروہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جو ایک عرصہ سے اس ملک میں اسلامی دستور کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور ان کے مطالبہ کی پشت پر یہ برہانِ قاطعہ ہے کہ پاکستان حاصل ہی اسلامی قوانین کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کو اسلام کے حوالے کر دینا چاہیئے"۔

کمیونسٹوں کے متعلق تو الاعتصام کے مدیر محترم کو ہی زیادہ علم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آپ کئی بار اپنے اخبار گوہر بار میں دبی زبان سے کمیونزم کے اصولوں کی حمایت کر چکے ہیں۔ اگر آپ انکار کریں گے۔ تو ہم ان کی اخبار کی گزشتہ اشاعتوں سے دکھا سکتے ہیں۔ باقی رہی "قادیانیوں" کی بات تو ہم مولانا کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ادعا کے ثبوت میں ہماری تحریر سے کوئی حوالہ پیش کریں۔ جس میں احمدیوں نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات کے متعلق یہ بیان کیا ہو کہ

برسر اقتدار لوگوں نے سفارشات میں ملائیت کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں اور یہ سفارشات اگر منظور ہو گئیں تو ملک میں ملازم بالفاظ دیگر کتاب وسنت کا علم لہرانے لگیگا۔

اگر وہ ہماری تحریر سے کوئی ایسا حوالہ نہ پیش کر سکیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ وہ پیش نہ کر سکیں گے تو انہیں ہمارے ساتھ تین دفعہ زور سے نعرہ لگانا چاہیئے کہ

لعنت اللہ علی الکاذبین

البتہ ہمارا قطعاً یہ خیال نہیں ہے۔ کہ ان سفارشات کو "ملازم" سے کوئی تعلق واسطہ ہے اور یہ سراسر کذب بیانی ہے۔ کہ "قادیانی" (احمدی) پاکستان میں کتاب وسنت کی حکومت نہیں چاہتے۔ اور حق یہ ہے کہ کتاب وسنت کی حکومت تو احمدیوں کے لئے اس طرح ہے کہ جس طرح مچھلی کے لئے دریا ساری دنیا جانتی ہے کہ آج کتاب وسنت پر عمل کرنے والی واحد جماعت جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اور یہی جماعت ہے۔ جس نے اس تاریک اور الحاد کے زمانہ میں یا جہاں تک اسلامی کہلانے والی سوسائٹی کا تعلق ہے۔ "ملازم" کے زمانہ میں علم اسلام بلند اور کتاب وسنت کا چراغ روشن رکھا ہے۔ ہمیں اس کے متعلق آپ اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ہم احمدیت کے دشمنانِ عنید کی ہزاروں شہادتیں اس کے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں ؛

باقی رہا "ملاازم" تو "ملاازم" "قطعاً" اسلام نہیں ہے۔ قطعاً کتاب وسنت کا مترادف نہیں ہے۔ "ملاازم" ہمارے نزدیک وہ "ازم" ہے جس نے "فیج اعوج" کے زیر اثر اپنا نیا اسلام بنا لیا ہوا ہے۔ جس کو "کتاب وسنت" سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ ہم اس کے خلاف ہیں اور دھڑلے سے اس کی مخالفت کرتے ہیں کرتے رہے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ اور جہاں تک قوم مسلم کا تعلق ہے دراصل مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی سب سے بڑی غرض ہی یہ ہے۔ کہ اسلام کو حدیث نبوی "علماھم" کی ذہنی اور علمی قید سے رہائی دلائی جائے۔ کتاب وسنت کو ان پیران تسمہ پا کے شکنجہ سے چھڑایا جائے۔ اگر ہمارا قصور یہ ہے تو ہم اپنے قصور کا ببانگ دہل اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے لئے اگر ہمیں پھانسی کی سزا بھی دی جائے تو اسکو بخوشی قبول کریں گے۔ ؎

گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

مدیر محترم نے کمیونسٹوں کا "قادیانیوں" سے جوڑ تو محض امتثال امر کے لئے ملا دیا تھا۔ دراصل آپ کے دل میں جو کانٹا چبھا ہوا ہے وہ ہے احمدیت جو اچھو ہو کر آپ کے گلے کی پھانس بنی ہوئی ہے جو واقعی ملاازم کی موت ہے۔ چنانچہ اپنی آئندہ تقریر میں آپ نے اپنے کمیونسٹوں کا تو ذکر تک نہیں کیا۔ البتہ "قادیانیوں" پر خوب زہر اگلا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"اگر آج یہ ملک اسلام کی تحویل میں آجاتا ہے۔ تو ان کو (احمدیوں کو۔ ناقل) لامحالہ اپنے موقف پر نظر ثانی کرنا پڑے گی۔ کیونکہ ایک ادنےٰ فہم کا آدمی بھی جان سکتا ہے۔ کہ خالص اسلامی حکومت میں "قادیانیت" کی جگہ کب ہے"؟

مولانا خالص اسلامی حکومت میں تو صرف احمدیت ہی کے لئے صحیح جگہ ہے۔ البتہ "علماءھم" کے لئے خالص اسلامی حکومت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ کتاب وسنت سے الگ جو مسجد ضرار انہوں نے "فیج اعوج" میں تیار کی ہے۔ اس کے متعلق خالص اسلامی حکومت میں اللہ تعالےٰ کا حکم ضرور نافذ کیا جائے گا۔ اور یہ ام مختلف الخیال علماھم کا مجوزہ اجتماع جو اللہ تعالےٰ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت کے خلاف ایک سازش سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا خود بخود منتشر ہو جائے گا۔ اور ان کے ڈالے ہوئے سیاہ پردے اسلام کے رخ منور سے خود بخود ہٹ جائیں گے۔

ہم پاکستان کی ان تمام طاقتوں کے موید ومعاون ہیں۔ جو دنیا میں آفتاب اسلام کے نئے طلوع کے لئے برسرکار ہیں۔ اور ان تمام تاریکیوں کو خواہ وہ سرمایہ داری کی صورت میں ہوں یا اشتراکیت کے انداز میں فاشزم کے لباس میں ہوں یا کلیت کے نیشے میں جو خواہ فیج اعوج کے پروردہ ملاازم کے رنگ میں ہوں یا صوفی ازم کے ڈھنگ میں۔ مودودیت کے بھروپ میں ہوں یا نیچریت کے روپ میں اہل حدیث کی قبا میں ہوں یا اہل قرآن کی۔ ہاں ہم ان تمام تاریکیوں کو بھگا دینے کے لئے اپنے تخیل کا زور لگا دیں گے جو آفتاب اسلام کے نئے طلوع کے راستہ میں حائل ہو رہی ہیں ؛

پریس کی آزادی

آج لاہور اور کراچی کے اکثر اخبارات حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے شائع نہیں کئے جائینگے جہاں تک پریس کی آزادی کے متعلق حکومت سے خلاف جائز اور حدود قانون کے اندر رہ کر نفس احتجاج کا تعلق ہے ہم اصولاً پریس کے ساتھ متفق ہیں اسلام کے رو سے ہر شخص اپنے خیالات کے اظہار کا کامل حق رکھتا ہے۔ خاصکر ایک اسلامی حکومت میں پریس پر اصولاً ایسی پابندیاں عائد نہیں کی جا سکتیں۔ جن کا مطلب اس کی آواز دبانے جائز تنقید کے حق پر قدغن لگانے یا حق گوئی کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہو۔

ہمارے خیال میں ہر معاملہ کے متعلق پریس کو کامل حق تنقید حاصل ہے۔ سوائے ان باتوں کے جو قانوناً منع ہوں۔ یا جو اپنے اسلوب بیان میں اسلامی اخلاق کے منافی ہوں۔ حکومت کے کسی رویہ کے خلاف جائز احتجاج کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ اس حد تک پریس سے ہمیں پوری ہمدردی اور اتفاق ہے۔ اگرچہ اعتقاداً احتجاج کے طریق کار میں ہم کو ان سے اختلاف ہے

ہم نے کل الفضل میں اپنے ادارتی نوٹ "کراچی میں طلباء کا مظاہرہ" میں صاف طور پر عرض کیا ہے۔ کہ

"بنیادی طور پر ہم ایسے مظاہرات ہڑتالوں اور اس قسم کے دوسرے ہتھیاروں کو جن سے بالجبر اور غیر آئینی طور پر مطالبات منوانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ غیر اسلامی اور لادینی طریق کار سمجھتے ہیں"۔

ہم اس اسلامی اصول کو کسی طرح بھی توڑنے کا حوصلہ اپنے آپ میں نہیں پاتے۔ خاصکر "پاکستان ایسے اسلامی ملک میں جہاں دستور قرآن وسنت کی روشنی میں وضع ہونا ہے"۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے چھوٹے بھائی عزیزم حمید اللہ کو سخت بیمار ہے۔ بے ہوشی اور ڈبل نمونیہ گزشتہ چار پانچ روز سے ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ناصر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ

(۲) بندہ کی والدہ کچھ عرصہ سے۔ بیمار ہے۔ اور چند دن سے گھر کے دوسرے افراد بھی بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ایم محمد لطیف احمدی چونڈہ ضلع سیالکوٹ

(۳) بندہ کی صحت عرصہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الکریم باہمنیاں ضلع گوجرانوالہ

ولادت

میرے بھائی جان مرزا محمد لطیف صاحب اکبر مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ پشاور کو اللہ تعالےٰ نے ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود قبلہ والدم مرزا محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ چکوال کا پوتا ہے۔ بزرگان جماعت احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ بچہ کے خادم دین اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا محمد سلیم اختر احمد نگر ربوہ

جملہ سیکرٹریان تبلیغ مہربانی کر کے ماہ دسمبر کی تبلیغی رپورٹیں جلد ارسال فرمائیں

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

جماعت احمدیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے

خاتم النبیین یقین رکھتی ہے

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

ا۔ "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں اور جس کے ساتھ بفضل و توفیق باریتعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولٰینا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔" (ازالہ اوہام ص۱۳۷)

۲۔ "مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میرا عقیدہ ہے اور لٰکن رّسول اللّٰہ و خاتم النبیین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس سے پوچھا جائے گا۔" (کرامات الصادقین ص۲۵)

مذکورہ بالا دونوں عبارتیں حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام کی کتابوں سے درج کی گئی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ ہے۔ جو ان میں بیان ہوا ہے۔ ہم احمدی اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر (جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے) اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ حسب تعلیم قرآن مجید ہم سارے احمدی جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سیدنا و مولٰنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے اور اس پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اگر ہمارا یہ بیان جھوٹ ہو تو ہم پر خدا کا غضب اور عذاب نازل ہو۔

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو ہم اس زمانہ کا مجدد اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ جس کی پیشگوئی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ دوسرے مسلمان اس پیشگوئی کا مصداق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو سمجھتے ہیں جن کے متعلق مولوی صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ آسمان پر جسم خاکی کے ساتھ زندہ بیٹھے ہیں اور امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے کسی وقت مسیح موعود بن کر آسمان سے نازل ہوں گے۔

لیکن ہمارے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات قرآن مجید کی تیس آیات سے ثابت ہے لہذا اب وہ دنیا میں واپس تشریف نہیں لائیں گے اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ آنحضور صلعم کے غلاموں میں سے ہی پیدا ہونا تھا۔ سو وہ حضرت مرزا صاحبؑ کے وجود میں ظاہر ہو گیا ہے

ہمارے اور مولوی صاحبان کے عقیدہ میں فرق صرف اتنا ہی ہے کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسرائیلی نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے قائل ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلعم کی امت میں سے ہی ایک موعود نے آنا تھا۔ جس نے فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرکے امتی نبی کہلانا تھا۔

اب ہر صاحب بصیرت کو سوچنا چاہیئے کہ اگر ہم اس عقیدہ کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر قرار دیئے جا سکتے ہیں تو یہ مولوی صاحبان حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ وسلم کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کی آمد کے قائل ہوتے ہوئے ختم نبوت کے محافظ کیونکر سمجھے جا سکتے ہیں؟ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک مستقل نبی ہیں۔ جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے نبوت نہیں ملی۔ پس اگر ایک مستقل نبی کے آنے سے ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا تو ایک امتی نبی کے آنے سے کیسے فرق آ سکتا ہے؟

ہمارے نزدیک خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو نئی شریعت لائے یا حضور علیہ السلام کی امت سے باہر ہو۔ اب تمام روحانی فیوض رسول عربی حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اس امت کی اصلاح کے لئے نہیں آ سکتے۔ کیونکہ قرآنی ارشاد رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کے ماتحت وہ بنی اسرائیل کے رسول تھے۔ اس وجہ سے امت محمدیہ کے موعود بن ہی نہیں سکتے۔

ہاں حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرکے امتی نبی آ سکتا ہے۔ جس کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نبوت کا عکس اور پرتو ہوگی۔ اور یہ عقیدہ کوئی نیا نہیں۔ بلکہ امت کے گذشتہ بزرگ یہی عقیدہ رکھتے آئے ہیں۔ چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ جلد ۲ ص۳ میں، اور مشہور محدث حضرت ملا علیؒ قاری نے موضوعات کبیر ص۹۵ میں، اور عارف ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانیؒ نے الانسان الکامل میں، اور حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص۲۴ میں، اور حضرت امام محمد طاہر نے تکملہ مجمع البحار میں، مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند نے تحذیر الناس میں اور مولانا روم نے مثنوی میں آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے یہی معنے بیان فرمائے ہیں۔ کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صاحب شریعت اور مستقل نبی نہیں آ سکتا البتہ حضور کی امت میں سے آ سکتا ہے

ہم نے مولوی صاحبان سے اپنے اختلاف کو بالاختصار بیان کر دیا ہے۔ اب ہم علماء کو جو تحفظ ختم نبوت کی آڑ لے کر جمع ہو رہے ہیں۔ چیلنج کرتے ہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحبؑ کی کسی تحریر سے یہ الفاظ دکھا دیں کہ

"حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں تھے"

یا یہ کہ

"ہم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے"

یا یہ کہ

"ہم آیت خاتم النبیین پر ایمان نہیں رکھتے"

اگر حضرت مرزا صاحبؑ کی کسی کتاب سے ایسی کوئی عبارت پیش نہیں کی جا سکتی تو صاف ظاہر ہے کہ ہم پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگانا صریح ظلم اور ناانصافی ہے اور خدا گواہ ہے کہ یہ الزام بالکل جھوٹ اور حقیقت سے کوسوں دور ہے۔

رہا یہ کہ ہم خاتم النبیین کے وہ معنے نہیں کرتے جو مولوی صاحبان کرتے ہیں۔ سو اس کے متعلق ہماری دو گزارشات ہیں۔ اول یہ کہ اگر اس گناہ کی وجہ سے ہم مورد الزام ہیں تو ان بزرگوں کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ جن کی کتابوں کے حوالے ہم نے اوپر درج کئے ہیں۔ کیا وہ بھی ختم نبوت کے نعوذ باللہ منکر تھے؟

دوسری گذارش یہ ہے کہ امت کے علماء کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ کسی مسلمان کو کسی آیت حدیث اور عقیدہ کی تشریح یا معنوں میں اختلاف کی بناء پر کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ چنانچہ بزرگوں نے لکھا ہے: اَلْمُؤَوِّلُ لَا یُکَفَّرُ۔ اب مولوی صاحبان بتائیں کہ وہ اس واضح اصول کی خلاف ورزی کیوں کر رہے ہیں۔ اور امت میں افتراق کا موجب کیوں بن رہے ہیں؟

یہ کانفرنسیں اور کنونشنیں کیوں منعقد کی جا رہی ہیں۔ جب کہ ہم بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم المرسلین ہونے پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں اور کوئی مسلمان بھی اس عقیدہ سے روگردانی نہیں کر سکتا تو آخر ان اجتماعوں کا مقصد سوائے فتنہ اور شر و فساد کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان اور عزت مآب میاں محمد ممتاز دولتانہ وزیر اعلےٰ پنجاب اپنی تقاریر میں متعدد موقعوں پر کہہ چکے ہیں کہ ختم نبوت کے نام پر کانفرنسیں اور کنونشنیں منعقد کرنیوالے ملک میں پراگندگی اور انتشار پھیلانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور قوم سے غداری اور وطن دشمنی کر رہے ہیں۔ مگر مولوی صاحبان پھر بھی اپنے نادرست اور غیر مناسب طرز عمل پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور اس سے باز نہیں آتے۔ اہالیان پاکستان سے ہم انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان علماء سے دریافت کریں۔ کہ جب جماعت احمدیہ یہ اعلان کرتی ہے کہ ہم ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ لوگ زبردستی انہیں ختم نبوت کا منکر کس اصول کی بناء پر قرار دے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو غلط راہ پر ڈال کر ان کا روپیہ اور وقت کیوں ضائع کر رہے ہیں۔ ملک و ملت کے سامنے دیگر نہایت اہم مسائل درپیش ہیں۔ وقت کی ضرورت یہ ہے کہ قوم کو ان مسائل کو حل کرنے کی طرف متوجہ کیا جائے نہ یہ کہ آپس میں لڑانے کی ترکیبیں سوچی جائیں۔ اور ملک میں فتنہ و شر پھیلایا جائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا مضمون ایک ٹریکٹ کی صورت میں جماعت احمدیہ راولپنڈی نے شائع کیا۔

دعائے مغفرت

میرے خسر مولوی محمد صاحب افغان مورخہ ۵۳-۱-۲ کو پشاور میں فوت ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے خاص مریدوں میں سے تھے۔ احباب جماعت مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرما دیں۔

(ڈاکٹر حکیم عبدالرحیم بازار کلاں کوہاٹ)

ہر کام کی تکمیل کے لئے محنت شاقہ ضروری ہے

(از احمد صادق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ)

وان لیس للانسان الا ما سعیٰ ۝ وان سعیہ سوف یریٰ ۝ ثم یجزاہ الجزاء الاوفیٰ۔

دنیا کے افعالِ کثیرہ و اشغالِ مختلفہ پر جب ہم نظرِ تعمق ڈالتے ہیں۔ تو کوئی کام بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو محنت کے بغیر ہو سکتا ہو۔ خواہ وہ محنت زیادہ ہو یا کم۔ ہر کام اپنی نوعیت کے مطابق اپنے اندر محنت کا طلبگار رہے۔ بڑا کام بڑی محنت کو چاہتا ہے۔ اور چھوٹا کام چھوٹی محنت کو۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا محنت افعال و اشغال میں ایک مادہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ تجارت۔ زراعت۔ ملازمت۔ تعلیم و تدریس۔ صنعت و حرفت وغیرہ سب کا یہی حال ہے۔ کہ تمام میں محنت مشترک نظر آتی ہے۔ کیونکہ یہ تمام امور عمل و حرکت کو چاہتے ہیں۔ پس ہر کام کو محنت لازم ہے۔ اور محنت سے کوئی کام خالی نہیں۔

مگر چونکہ انسان کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ وہ اپنے کام کو باحسن وجوہ سر انجام دیتے ہوئے اسے تکمیل کی بلند ترین منزل تک پہنچائے۔ اس لئے سرسری محنت اس اعلیٰ مقصد کو حاصل نہیں کرا سکتی۔ بلکہ اعلیٰ مقصد کے حصول کا واحد ذریعہ محنتِ شاقہ ہے۔ کیونکہ صرف محنت تو کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالتے ہی اس کام کی نوعیت کے مطابق کرنی پڑتی ہے۔ مگر اس کو اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے اس بات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ کہ انسان اس کام کے تمام مقررہ اصول پر کاربند ہوتے ہوئے اپنی کوشش اور توجہ کو بروئے کار لائے۔ حتیٰ کہ اس کام کی علتِ غائی حاصل ہو جائے۔ اور اسی چیز کا نام محنتِ شاقہ ہے۔

آپ زراعت کو دیکھ لیں۔ جب تک کوئی کسان ان تمام اصول پر کاربند ہوتے ہوئے جو زراعت کے لئے مقرر ہیں۔ اپنی پوری توجہ صرف کر کے اپنی کھیتی کو تیار نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ بہترین فصل کے حصول سے جو اس کا حقیقی مقصود ہے۔ بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مثلاً اگر وہ بیج بونے سے قبل زمین کو نرم کرنے اور اسے گھاس پھوس سے صاف ستھرا کرنے میں بے توجہی سے کام لیتا ہے۔ یا کھاد ڈالنے میں کوتاہی کرتا ہے یا اسکی آبیاری میں سستی دکھاتا ہے۔ تو کبھی بھی اس کی کھیتی بہترین فصل نہیں اگا سکتی۔ پس اس کو ان تمام اصول پر گامزن ہونا پڑے گا۔ جو زراعت کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس کے لئے اسے اپنی پوری قوت و کوشش سے کام لینا ضروری ہوگا۔ اسی صورت میں وہ اپنے مقصود اعلیٰ کو حاصل کر سکتا اور خوشحالی و خوش بختی کا وارث بن سکتا ہے۔ یہی صورت حال تجارت ملازمت۔ مزدوری الغرض تمام کاموں میں پائی جاتی ہے۔

تعلیم میں بھی یہی اصل کارفرما نظر آتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اطلبوا العلم ولو بالصین کہ تمہیں اگر حصولِ تعلیم کی غرض سے مہینوں کا کٹھن سفر بھی اختیار کر کے لمبی مسافتوں کو طے کرتے ہوئے دور دراز ملک میں جانا پڑے۔ تو جاؤ اور تعلیم حاصل کرو۔ جہاں تعلیم کی اہمیت کو بتاتا ہے۔ وہاں دور دراز ملکوں کے سفر کے ذکر سے اس بات کی طرف بھی ہماری توجہ کو مبذول کر رہا ہے۔ کہ تعلیم کے بلند ترین مدارج کو طے کرنے کے لئے محنت شاقہ ضروری ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان بھی کہ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اسی طالب علم کے لئے ہے۔ جو محنتِ شاقہ سے کام لیتا ہے۔ یعنی اپنی پوری توجہ اور کوشش کو حرکت میں لاتے ہوئے حصولِ تعلیم پر کاربند رہتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے قانون بیان فرما دیا ہے۔ وان لیس للانسان الا ما سعیٰ وان سعیہ سوف یریٰ۔ ثم یجزٰہ الجزاء الاوفیٰ۔ کہ انسان کے لئے صرف اس کی محنت و سعی ہی نفع بخش ثابت ہوگی۔ اور یاد رکھو کہ اسکی محنت و سعی ہی دیکھی جائیگی۔ اور اسی کے مطابق اس کا نتیجہ مرتب کیا جائیگا۔ اور پورا پورا اجر اسی کے ذریعہ اسے ملے گا۔ پس الجزاء الاوفیٰ کا حصول سعیٔ کامل یعنی محنتِ شاقہ پر مبنی ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے۔ کہ بلند اجر کے لئے بلند سعی و عمل ضروری ہے۔ پس فرشتے جو یفعلون ما یؤمرون کے ماتحت ہیں۔ اسی کے لئے اپنے پر بچھا سکتے ہیں۔ یعنی ان کی مدد اسی کے شامل حال ہو سکتی ہے۔ جو صحیح محنت یعنی محنت شاقہ بجا لاتا ہے۔

جہاں محنتِ شاقہ ہر دنیوی کام کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ وہاں عبادات کی تکمیل میں بھی ضروری ہے۔ عبادات کی علت غائی اللہ تعالےٰ کا لقاء اور اس کا عرفان ہے۔ اس بلندی کو سر کرنا آسان نہیں۔ اس کے لئے صرف خالی محنت کام نہیں آسکتی۔ بلکہ محنتِ شاقہ ہی اس دشوار گذار راہ کو عبور کرا سکتی ہے۔ جس کے بعد مئے عرفان کی مستی نقصان کو دور کر کے دائمی کیف و سرور بخشتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الانسان انک کادح الیٰ ربک کدحاً فملاقیہ۔ کہ اے انسان! (جس کا نام بتا رہا ہے۔ کہ اپنے خالق و مالک سے انس پکڑنا اس کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے) تو اپنے رب کی ملاقات اور اس کے عرفان کو اسی صورت میں پا سکتا ہے۔ کہ انک کادح الیٰ ربک کدحاً کہ تو اس کے لئے نری محنت ہی نہیں بلکہ محنت شاقہ کو بجا لائے۔ کیونکہ آیت میں نری محنت کے لئے صرف کادح کا لفظ کافی تھا۔ مگر اس کے آگے لفظ کدحاً کے ذریعہ جو تاکید و مبالغہ کے لئے آیا ہے۔ محنت شاقہ مطلوب ہے۔ ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ اسی چیز کو یوں بیان فرماتا ہے۔ کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنی جو ہماری تلاش میں پوری جدوجہد کریں گے۔ ہم ان کو بالضرور اپنی ملاقات کی راہیں دکھائیں گے۔

آیئے ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ نفسی وابی وامی) کے اسوہ حسنہ کو دیکھیں۔ کہ آپ اپنے خالق و مالک کے عرفان کے لئے کس قدر سعی و محنت بجا لاتے تھے۔ آپ اپنی نوعمری میں ہی ایک لمبا عرصہ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اپنے مولا کی تلاش کے لئے دشت و بیابان میں سرگرداں رہتے تھے۔ اور اپنے محبوب کی یاد و محبت میں اپنے آرام و راحت کو قربان کرتے ہوئے رات دن ایک کر دیتے تھے۔ تب خدا تعالےٰ اپنی پوری تجلی کے ساتھ اپنے اس پیارے بندے پر جلوہ گر ہوا۔ آپ کو سعیٔ کامل کے بعد عرفانِ کامل حاصل ہوا۔ مگر اسی پر بس نہیں۔ ہم آپ کی سعی و عمل اور محنت و مشقت کی رفتار کو ہمیشہ تیز سے تیز تر پاتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ بسا اوقات آپ صلعم کے قدم مبارک طویل ترین قیام تہجد کی وجہ سے سوج جاتے تھے۔ مگر آپ اپنے مولا کی یاد میں مستغرق رہتے۔ جب سرورِ کائنات صلعم سے اس محنت و مشقت کی وجہ دریافت کی جاتی۔ تو کس شان سے فرماتے ہیں۔ افلا اکون عبداً شکوراً۔ کہ کیا میں اپنے رب کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ پس بھائیو! جہاں دوسرے تمام کاموں کی تکمیل کے لئے محنت شاقہ ضروری ہے۔ وہاں عرفانِ الٰہی کے حصول کے لئے بھی یہ ناگزیر ہے۔ جو پیدائش انسانی کی علت غائی ہے۔ ایک عرب شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

بقدر الکد تنقسم المعالی
ومن طلب العلیٰ سھر اللیالی

کہ بلندیاں بقدر محنت بانٹی جاتی ہیں۔ اور جو بلندی کا طالب ہوتا ہے۔ وہ راتوں کو جاگ کر گزارتا ہے۔

رنگون میں جماعت احمدیہ برما کا کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ برما رنگون نے بھی امسال محض اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے جلسہ سالانہ کی تقریب منائی۔ جماعت کے مرکزی سالانہ جلسہ کے آخری دن یعنی ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ہم نے اپنا جلسہ منعقد کیا۔ اور جماعت کے احباب کے علاوہ قریباً پچاس غیر احمدی احباب کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ بعد طعام اور نماز ظہر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر ایم۔ ایل مریکار صاحب صدر جلسہ تھے۔ احمد سلطان صاحب نے تلاوت قرآن کی۔ نظم کلام محمود سے مکرمی کرم الٰہی صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مسٹر ایم۔ اے غنی صاحب نے برمی زبان میں عقائد احمدیہ بتائے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد کرم الٰہی صاحب نے کشتی نوحؑ سے تعلیم حضرت مسیح موعودؑ پڑھ کر سنائی۔ تامل زبان میں مسٹر ایم۔ اے قادر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر تقریر کی۔ خصوصاً پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی کو خوب واضح بیان کیا۔ ان کے بعد لیفٹیننٹ محمد اللہ خان صاحب نے مختصر طور پر جماعت کو عملی رنگ میں عمدہ نمونہ دکھانے کی تلقین کی۔ اب چونکہ عصر کا وقت قریب تھا۔ اس لئے خاکسار راقم الحروف نے اپنی تقریر "حضرت مسیح موعودؑ نے کیا کیا" کو ملتوی کر دیا۔ اور جناب صدر نے مختصر الفاظ میں مدعو حضرات سے عرض کی۔ کہ جماعت کے دعاوی پر غور کریں۔ اور بجائے ناواقف لوگوں کی باتیں سننے کے جماعت احمدیہ کے افراد سے مل کر اپنے شک و شبہ کو دور کریں۔ ہم اس خدمت کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ بعدہٗ سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور طویل دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی تمام ہوئی۔ اس وقت چائے سے سب کی تواضع کی گئی۔ اور بعد نماز عصر سب لوگ رخصت ہوئے۔ الحمدللہ۔

باہر کے دوستوں کو بھی خطوط لکھے گئے تھے۔ مگر چونکہ وقت کم تھا۔ اس لئے صرف ڈاسکو سے احباب تشریف لا سکے۔ تامل اخبار شانتی اور انگریزی اخبار نیو ٹائمز نے قادیان۔ ربوہ اور رنگون کے جلسہ کا ذکر اپنے اخبار میں کیا۔ (خاکسار خواجہ بشیر احمد جنرل سیکرٹری)

درخواست دعا

میرے بھائی چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور عزیزم چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ تاریخ پیشی ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۵۳ء ہے۔ لہٰذا درویشان قادیان۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد باعزت بری کرے۔ آمین۔ خاکسار رحمت اللہ چوہدری کمشن ایجنٹ احمد پور شرقیہ

ہر ذی استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ روزنامہ الفضل روزانہ خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت

(از مکرم ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

برادران کرام! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ پس اگر کوئی شخص اس فرض کو بخوشی ادا نہیں کرتا۔ یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو وہ ایسا ہی قابل مواخذہ ہے۔ جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ چنانچہ تارک زکوٰۃ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب میں مبتلا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ قرآن کریم و احادیث میں اس عذاب کی نوعیت ایسی خطرناک بیان کی گئی ہے۔ کہ جس کے سننے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں:۔

عذاب از قرآن کریم

چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ○ (پ۱۰ - ع۱۱)

(ترجمہ) جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے احکام کے مطابق خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن کہ اس روپے و چاندی کو جمع کرنے کے باعث، جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (پھر کہا جائیگا)، کہ یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنی جانوں کے فائدہ کے واسطے اکٹھا کیا تھا۔ پس اپنے جمع شدہ مالوں کا مزہ چکھو۔

عذاب از احادیث

پھر اس عذاب کی مزید تفصیل احادیث نبویہ میں یوں بیان کی گئی ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مامن صاحب کنز لا یؤدی زکوٰتہ الا احمی علیہ فی نار جھنم فیجعل صفائح فتکوی بھا جنباہ حتی یحکم اللّٰہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ثم یری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار (نیل الاوطار جلد ۴ صفحہ) (ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس صاحب مال نے اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو گی۔ اس کے مال کو جہنم کی آگ پر گرم کیا جائے گا۔ پھر اس کی تختیاں بنا کر ان کے ذریعہ سے اس کے پہلوؤں پر داغ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ کرے گا۔ کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اس سزا کے بعد غور کرے گا کہ آیا۔ اس کو اب دوسرے اعمال کے لحاظ سے جنت میں داخل کیا جائے یا جہنم میں۔

(۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اٰتاہ اللّٰہ مالاً فلم یؤد زکوٰتہ مثل لہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول لہ انا مالک انا کنزک ثم تلا فلا یحسبن الذین یبخلون الاٰیۃ (مسلم) (ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے مال دیا۔ اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی۔ تو قیامت کے دن اس کا مال اس کے سامنے ایک گنجے بڑی کچلیوں والے سانپ کی صورت میں کھڑا کیا جائے گا۔ اور اس کے گلے میں بطور طوق ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ سانپ اسے کہیگا۔ کہ میں تیرا وہ مال اور خزانہ ہوں۔ جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی۔

مندرجہ بالا آخرت کے عذاب کے علاوہ عدم ادائیگی زکوٰۃ کی صورت میں دنیا میں جو نقصان صاحب نصاب کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کا نقشہ مندرجہ ذیل حدیث میں کھینچا گیا ہے۔ عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ) یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مگر ادا نہ کی جائے۔ بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔ جس کی تصدیق دوسری حدیث میں یوں آئی ہے۔ فیھلک الحرام الحلال یعنی حرام مال یعنی عدم ادا شدہ زکوٰۃ حلال مال کو بھی لے ڈوبے گا۔ مثلاً ایک دوست کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس کی زکوٰۃ ۲۵ روپے بنتی ہے۔ اگر وہ اس فریضہ کو ادا نہیں کرتا۔ تو اس کے یہ ۲۵ روپے ہزار روپے کو بھی لے ڈوبیں گے۔

نتیجہ ان آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ظاہر ہے۔ کہ خدا اور کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب نصاب انسان کے لئے زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے کو کتنا بڑا جرم قرار دیا ہے اور اس پر سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ البتہ انسان کی طبیعت میں ایک طبعی خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کر دوں۔ تو میرا مال کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور اس وجہ سے اس کی طبیعت میں انقباض کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ اس انقباض کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ ج وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ (پ۲۱ - ع۷)

جو تم لوگوں کا مال بڑھانے کی خاطر نفع یا سود کی ادائیگی پر دیتے ہو۔ تو وہ مال اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔ ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے مالوں کو بڑھانے والے ہیں۔ بلکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال میں کمی ہو جانے کا وسوسہ خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ایک شیطانی خیال ہے۔ جس سے بچنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا ○ (پ۳ - ع۳) یعنی شیطان تمہیں (زکوٰۃ ادا کرنے کی صورت میں) افلاس و فقر کا وعدہ دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ پس اس آیت کے پیش نظر اصحاب نصاب کو چاہیئے۔ کہ وہ شیطانی وساوس سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مستورات نیز ان مستورات کے متعلق جن کے پاس قابل زکوٰۃ زیورات ہیں۔ لیکن وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ ان کے متعلق احادیث شریف میں سخت تہدید آئی ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۹ میں یوں مذکور ہے۔ عن زینب امرأۃ عبد اللّٰہ قال خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر جھنم یوم القیامۃ

(ترجمہ) عبد اللہ کی بیوی زینب سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ اے عورتوں کے گروہ! تم صدقہ (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔ خواہ زیوروں سے ہی ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن جہنمیوں میں تمہاری اکثریت ہو گی۔

دوسری جگہ اس کی تفصیل یوں آئی ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عورتیں آئیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے تھے۔ تو حضور نے ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو۔ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر حضور صلعم نے فرمایا۔ کہ کیا تم پسند کرتی ہو۔ کہ تم کو قیامت کے دن سونے کی بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں۔ جس پر ان دونوں عورتوں نے فوراً زکوٰۃ ادا کر دی (ترمذی جلد ۱ صفحہ باب الزکوٰۃ)

اس حدیث کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فتویٰ درج کیا جاتا ہے:۔

"جو زیور استعمال میں آتا ہے
اُس کی زکوٰۃ نہیں ہے ۔ اور
جو رکھا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی پہنا
جائے۔ اُس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔
جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی
غریب عورتوں کو استعمال کے لئے
دیا جائے۔ بعض کا اس کی نسبت یہ
فتویٰ ہے۔ کہ اس کی زکوٰۃ نہیں
اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں
کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے۔
اُس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے
نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔
اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں جو
زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے۔ اُس
کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۱۵) (باقی)

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنیوالے احباب

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ یا اب کئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ ان کو جلد عطا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چودھری محمد اسلم صاحب ولد چودھری احمد خاں صاحب چک نیبار سرگودھا ۵۰/-/-
مکرم محمد عثمان صاحب آرڈیننس ڈپو لاہور ۸۰/-/-
مکرم عبد الرحمان صاحب باندی سندھ ۵۰/-/-
مہر محمد عبد اللہ صاحب گولیکی گجرات ۱۱/-/-
شمس الدین صاحب " " ۲۲/-/-
سردار خاں صاحب " " ۵/-/-
خاں نمبردار مرحوم کلیان شیخوپورہ ۱۰۰/-
مستری رحمت اللہ صاحب چونڈہ ۴۰/-/-
چودھری سلطان علی صاحب گوٹھ نبھے خاں سندھ ۸۱/-
چودھری نذیر احمد صاحب چک $\frac{53}{E.B}$ ضلع ملتان ۶۲/۸/-
اہلیہ صاحبہ چودھری نذیر احمد صاحب " " ۶/۴/-
ماسٹر محمد یعقوب خاں صاحب کالا خطائی ضلع شیخوپورہ ۲۰/-/-
محمد عبد اللہ صاحب دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ ۶۳/-/-
چودھری مہر دین صاحب سابق تلونڈی جھنگلاں ۹۰/-/-

چودھری محمد ابراہیم صاحب سابق تلونڈی جھنگلاں ۸۰/-
" محمد بخش صاحب " " " ۲۰/-/-
" محمد علی صاحب " " ۲۰/-/-
" دین محمد صاحب " " ۱۵/-/-
عبد الرحیم صاحب " " ۱۰/۴/-
امام دین صاحب " " ۲۰/-/-
نور حسن صاحب " " ۱۱/۴/-
نواب دین صاحب سابق سیکھواں ۴/-/-
طالع بی بی صاحبہ اہلیہ شرف الدین صاحب سابق سیکھواں ۴/-/-
تقبر محمد صاحب پیرو شاہ " ۸/۴/-
قریشی فضل دین صاحب سابق سیکھواں ۱۰/-/-
قریشی فضل حق صاحب " ۳۵/۲/-
اہلیہ صاحبہ مستری محمد دین صاحب سابق دیال گڑھ ۱۰/-/-

ایک تازہ فتوےٰ

سوال۔ کیا زمین کی آمدنی پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ یا محض مال تجارت پر ہی ہے۔ اور اگر ہے تو کیا وہ چندہ جو کم از کم $\frac{1}{16}$ ادا کیا جاتا ہے۔ وہ زکوٰۃ کا جو $\frac{1}{40}$ ادا کرنی ہوتی ہے قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو زکوٰۃ کو علیحدہ مد میں ادا کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اور اگر نہیں۔ تو اس کی وضاحت مسلسل اخبار میں شائع فرما دیں۔ تا وہ لوگ جو چندہ کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھتے ہیں۔ گنہگار نہ ہوں۔

(میاں مسعود احمد خاں سانگلہ ہل احمد برادرز اینڈ کو)

جواب۔ پاکستان اور ہندوستان کی زمینیں چونکہ اخراجی ہیں۔ اس لئے سرکاری ٹیکس ادا کرنے کی وجہ سے ان کی پیداوار میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اور مقررہ چندہ جو ہر احمدی پر واجب ہے۔ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں نیت شرط ہے۔ اور اس کی مقدار میں کمی بیشی کی اجازت نہیں اور اس کے مصرف کے اغراض مقرر ہیں۔ لیکن چندے خاص مقصد کے لئے جماعت کے ہر فرد نے اپنے پر فرض کئے ہیں۔ اور ان کے ادا کرنے کا عہد کیا ہے۔ اسی لئے زکوٰۃ کو ان کے اندر محسوب کرنا درست نہیں۔ (دستخط) سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

اعلان ضروری برائے جملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ

تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو چاہیئے۔ کہ مورخہ $\frac{1}{2}$۴ ۵۳ بروز اتوار صبح دس بجے میری کوٹھی واقع ریلوے روڈ شیخوپورہ برائے انتخاب مندرجہ ذیل سیکرٹریاں ضلع اور دیگر نہایت اہم اور ضروری امور کے طے کرنے کے لئے تشریف لے آویں۔

(۱) سیکرٹری امور عامہ (۲) سیکرٹری تبلیغ (۳) سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ اگر کوئی امیر۔ پریذیڈنٹ کسی مجبوری کی وجہ سے خود تشریف نہ لا سکیں۔ تو کسی سیکرٹری کو اپنا نمائندہ بنا کر ارسال فرماویں۔ دوست موزون احباب کا نام سوچ کر آئیں۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ جماعت سے مشورہ کر کے آئیں۔ کھانے کا انتظام میری کوٹھی پر ہوگا۔ محمد انور حسین امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ۔

مفید معلومات

حکومت پاکستان تجربہ کے طور پر چھ سو دیہات کا انتخاب کر کے انہیں مثالی طور پر ترقی دینے والی ہے۔ ان میں سے تین سو دیہات مشرقی پاکستان میں اور تین سو دیہات مغربی پاکستان میں منتخب کئے جائیں گے۔

—— مغربی پاکستان میں ایک مربعہ میل رقبہ میں اوسطاً ۱۱۳ آدمی رہتے ہیں۔ لیکن مشرقی پاکستان کے گنجان آباد علاقہ میں ایک مربع میل میں اوسطاً ۷۷۳ باشندے آباد ہیں۔

—— حکومت پاکستان چار زراعتی و صنعتی ادارے قائم کرے گی جن میں سے ہر ایک ۱۲۰ میدانی کارکنوں کو تربیت دے گا۔ یہ "میدانی کارکن" جو دیہی باشندوں کو کاشتکاری کے مختلف طریقوں گھریلو صنعتوں کی ترقی بہتر سکونت اور امداد باہمی کے اداروں کے قیام کے متعلق تربیت دیں گے۔

—— پاکستان کی پہلی قومی جمہوری میں بھارت لنکا۔ انڈونیشیا۔ فلپائن۔ برما اور برطانیہ کے اسکاؤٹوں نے بھی شرکت کی۔

—— دسمبر ۱۹۵۲ء میں کھوکھراپار کے راستہ سے مزید ۴۸۷۴ مہاجرین مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔

—— انڈونیشیا کے مسلمان نوجوانوں کی چھٹی سالانہ کانگرس نے ایک قرارداد کے ذریعہ ہندوستان کے نوجوانوں سے بالخصوص اور ہندوستانی عوام سے بالعموم درخواست کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی حکومت کو تنازعہ کشمیر کا تصفیہ کرنے پر مجبور کریں۔

—— پاکستان ریلوں کی بحالی اور جدید طرز کی ترقی کے لئے ایک جامع پروگرام پر تیزی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ جس کے تحت ۲۳ ڈیزل الیکٹرک انجن تیل سے چلنے والے ۲۵ انجن ۴۵ جدید گاڑیاں اور ۷۷ ڈبے پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ اور بڑی لائن کے ۱۹ اور چھوٹی لائن کے ۴۰ ڈیزل الیکٹرک انجنوں۔ ۲۳۵ جدید طرز کی گاڑیوں اور ۷۰۰۰ ڈبوں کے لئے آرڈر دیا گیا ہے۔

—— مشرقی پاکستان میں بدھ مذہب کے پیروؤں کو مقامی اور مذہبی تعطیلات دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

—— حکومت پاکستان نے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے صوبوں اور ریاستوں ۵۳ ۱۹۵۲ء میں سڑکوں کے مرکزی فنڈ سے ۳۸۲۵۱۱۰ روپے کی رقوم دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— اب پاکستان سے ۳۲ بیرونی ممالک کو ہوائی ڈاک کے ذریعہ بیمہ شدہ خطوط بھیجے جا سکتے ہیں۔

—— صوبہ کراچی میں صحت عامہ کا ایک جداگانہ محکمہ قائم کیا جا رہا ہے۔

—— محکمہ ڈاک و تار نے ۳۰ نومبر ۱۹۵۲ء کو ختم ہونے والے پندرہ دن میں ۷ پبلک کال آفس کھولے ہیں

—— تقسیم کے بعد سے نومبر ۱۹۵۲ء کے آخر تک پاکستان میں تبادلہ روزگار کے دفاتر نے ۲۸۵۳۹۵ اشخاص کے لئے روزگار فراہم کیا ہے۔

—— مشرقی پاکستان کے مشہور سائیکل سوار مسٹر بدیع الزمان احمد آج کل سائیکل پر تمام دنیا کا دورہ کر رہے ہیں۔ موصوف اب تک لنکا ہندوستان مغربی پاکستان۔ ایران۔ عراق۔ شام۔ ترکی۔ یونان اطالیہ اور فرانس کا سفر کر چکے ہیں۔

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی ہر پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم) نہایت سخت تاکیدی حکم ہے احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیمیافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتہ روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے اُن کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خیر و شر الاٹ کرنے والے

منقول از روزنامہ "زمیندار" ۱۰ جنوری ۱۹۵۳ء

ایک خبر:۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مصر میں شاہ فاروق پر ان کی عدم موجودگی میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان پر الزام یہ ہوگا۔ کہ انہوں نے آئین کی خلاف ورزی کی۔ اور بدعنوانیاں کیں۔ انہیں مصری قومیت سے محروم بھی کر دیا جائے گا۔ دریں اثنا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مصر کے علماء نے فیصلہ کیا ہے کہ فاروق کی تینوں لڑکیوں کو جو کہ فریدہ کے بطن سے ہیں۔ ان سے لے لیا جائے۔ کیونکہ ان کے خیال میں سابق شاہ کا رہن سہن اور چال چلن اس قابل نہیں ہیں کہ وہ اسلامی طریقے پر اپنی لڑکیوں کی پرورش کر سکیں۔ سابق شاہ فاروق کی عیاشیوں اور رنگیلی طبیعت کے پیش نظر علماء نے یہ فیصلہ کیا ہے"

اللہ۔ اللہ کچھ عرصہ قبل شاہ فاروق مصر کے حاکم مطلق تھے اور ان کے اشارۂ ابرو پر تمام ملک رقصاں تھا۔ اس وقت انہی علماء نے یہ انکشاف کیا تھا۔ کہ شاہ فاروق سید ہیں۔ اور ان کا سلسلہ نسب رسول اکرمؐ سے جا ملتا ہے۔ یہی علماء اس زمانے میں فتویٰ دیا کرتے تھے کہ خلافت اسلامیہ کا رواج پھر زندہ کیا جائے۔ اور شاہ فاروق کو امیر المومنین بنایا جائے۔ خدا کی شان ہے کہ وہی شاہ فاروق بے دست و پا ہو کر مصر سے نکلے۔ تو اچانک معلوم ہوا کہ ان کا چال چلن انتہائی شرمناک اور ان کے اعمال بے حد گھناؤنے ہیں۔ وہ عیاش ہیں۔ شراب نوش ہیں اور اسلام کے لئے باعث ننگ ہیں۔ معزولی کے چند ہی دن کے بعد علماء پر یہ انکشاف ہوا کہ ان کا شجرۂ نسب بھی غلط تھا۔ اور وہ سید ہرگز نہیں ہیں کیا ابن الوقتی اور موقعہ پرستی کی اس سے روشن بھی کوئی مثال ہو سکتی ہے؟ اور انتہائی افسوس یہ ہے کہ اس کے کرتے دھرتے ہیں۔ علمائے اسلام جو چشم زدن میں ایک گنہگار کو امیر المومنین اور خلیفۂ اسلام کو باعث ننگ بنانے کی قدرت رکھتے ہیں۔ کیسی شرمناک مثال قائم کی جا رہی ہے دنیا کے سامنے اسلامی اخلاق و کردار کی۔ اور ساری دنیا کے لئے کس طرح ہنسی مذاق کا سامان بہم پہنچایا جا رہا ہے۔ اگر شاہ فاروق معزول نہ ہوتے تو مرتے دم تک امیر المومنین رہتے اور مرنے کے بعد شاید انہیں یہی علماء ولی کا رتبہ بھی دے دیتے (نعوذ باللہ) گویا نیکی اور بدی بھی کوئی متروکہ جائداد ہے جس کو الاٹ کرنے کے حقدار نام نہاد علماء کرام ہیں۔

خدا دین و ملت کو ایسے علماء سے محفوظ رکھے

شیخ عبداللہ مکرجی سے ملیں گے

نئی دہلی ۸ رجنوری۔ ریاست کشمیر سے جموں کی علیحدگی کے لئے پرجا پریشد نے جو تحریک جاری کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق جن سنگھ کے لیڈر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ دہلی آنے والے ہیں۔

کشمیر میں احتیاطی تدابیر اور سخت کر دی گئیں

سری نگر۔ ۹ جنوری۔ جموں میں پرجا پریشد کی موجودہ تحریک کے مدنظر اب وادی کشمیر میں بھی احتیاطی تدابیر اور زیادہ سخت کر دی گئی ہیں شیخ عبداللہ کی حکومت کو یہ اندیشہ ہے کہ جموں میں پریشد کی تحریک جواب کافی شدت اختیار کر گئی ہے۔ شاید اسکے اثرات وادی میں بھی رونما ہونے لگیں۔ لہذا وادی کشمیر کے تمام پولیس سٹیشنوں کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں چوکنا رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس وقت تک بھی وادی کے مختلف مقامات پر توڑ پھوڑ اور آتشزدگی وغیرہ کی متعدد تخریبی وارداتیں پیش آ چکی ہیں۔ اور نیشنل کانفرنس ڈر رہی ہے۔ کہ پرجا پریشد کہیں جموں کے ساتھ ساتھ وادی میں بھی ان تخریبی سرگرمیوں کو اور ہوا نہ دے دے۔ بارہ مولا کے ضلع میں پلوں کو توڑنے اور سرکاری عمارتوں کو اڑانے کا جو سلسلہ جاری ہے۔ اس سے ضلع کے حکام خاصے گھبرائے ہوئے ہیں۔

وادی میں اپنی احتیاطی تدابیر کے تحت شیخ عبداللہ کی حکومت نے گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے چنانچہ اب معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دو ہفتوں میں مزید ایک سو افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان گرفتار ہونیوالوں میں زیادہ تر سیاسی قیدیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مدنظر سری نگر میں بعض بڑی بڑی سرکاری عمارتوں کو جیلوں میں بھی تبدیل کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ چند ہی دن پہلے ایک پولیس سٹیشن کو ایک جیل خانے میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔

امریکہ میں ایک اور جہاز تباہ ہو گیا

سیٹل ۹ رجنوری مسافروں کا ایک چار انجن والا ہوائی جہاز یہاں پہاڑوں کے دامن میں گرا اور جل کر راکھ ہو گیا۔ جہاز میں جو سات مسافر تھے وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں میں دو عورتیں اور دو بچے بھی شامل ہیں ـــــ شمال مغربی امریکہ میں ہوائی جہازوں کی تباہی کے سلسلے کی یہ تازہ ترین واردات ہے ابھی تک اس حادثے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔

قوم کے لئے لمحۂ فکر

~~~~~~~ (منقول از "نوائے وقت" یکم جنوری ۱۹۵۳ء) ~~~~~~~

"زمانہ کس امر کا متقاضی ہے؟ اسلام پر کیا وقت ہے؟ اقوام عالم اسلام کے خلاف کیا کیا منصوبے بنا رہے ہیں؟ پاکستان کے حاسد مغرب میں کیا کیا پروپیگنڈے کر رہے ہیں؟ مسئلہ کشمیر کس نازک مرحلہ میں ہے؟ بغیر حصول کشمیر پاکستان کی کیا حیثیت ہے؟ یہ اور ایسے کئی سوالات ہیں جو ہر ایک سچے پاکستانی مسلمان کے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض تنگ خیال ملاؤں نے ان سب امور سے بے نیاز ہو کر ملک کی فضاء کو شیعہ سنی تنازع سے سخت مکدر کر رکھا ہے جس کا نتیجہ ہر ایک مخلص قوم و ملت پر روشن ہے۔

پس ہم بطور انتباہ اپنی ملت حقہ کے تمام با اخلاص احباب سے عرض کریں گے اور بصد منت گزارش کرتے چلے آتے ہیں کہ وہ اس فضائے مکدر کو صاف دل سے پورا پورا امن پسند بنا کر کے اسے خوشگوار بنائیں اور تنگ نظر ملاؤں کی خرافات و مزخرفات سے متاثر نہ ہوں۔

چند گنے چنے زبانی شیعہ سنی جنگ میں اپنا مفاد دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ قرآن کریم کے وعدے برحق ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ۔

آل محمدؐ و ذریت رسول صلعم کی مخالفت کا انجام ان کے حق میں ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔

جس جس مقام پر یہ دشمن اسلامی فضاء کو مکدر کریں آپ اسے خوشگوار بنانے میں مشغول رہیں۔ اسلام محبت وفاداری۔ احسان۔ حسن سلوک۔ صبر و تحمل اور اخلاق عالیہ کی تعلیم کا نام ہے۔

متشدد انہ طرز عمل کے لوگ اپنی تحریر و تقریر سے عملی طور پر ثابت کر رہے ہیں کہ رسول رحمۃ للعالمین کے دین پاک سے انہیں کوئی حصہ نہیں ملا۔ بہر حال ایسے لوگوں کے جذبات و اخلاق کا اندازہ کرتے ہوئے آپ لوگ اخلاق محمدیہؐ و سیرت اہل بیت رسالتؐ کا عملی نمونہ پیش کریں اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی بجائے یوں کہہ دیا کریں "

زباں کھولیں گے ہم پر بدزباں کیا بدشعاری سے
کہ ہم نے خاک بھر دی منہ میں اُن کے خاکساری سے"

کراچی میں ہنگامہ (بقیہ صفحہ ۸)

جب حالات خراب ہونے لگے تو پولیس کو گولی چلانی پڑی جس سے تین آدمی ہلاک اور چالیس زخمی ہوئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق آج ڈیڑھ بجے صدر کے علاقہ میں ہنگامہ بپا ہو گیا۔ یہاں اسلحہ کی تین دکانیں لوٹ لی گئیں۔ فوج اور پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا ـــــ ادھر وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین نے آج طلباء کے ایک وفد سے ملاقات کی اور ہمدردی سے ان کی باتیں سنیں۔

وزیر اعظم کی طرف سے نوجوانوں سے ضبط و تحمل کی اپیل

کراچی ۹ رجنوری۔ کراچی میں فائرنگ پر اپنے دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے پاکستانی نوجوانوں کے نام ایک اپیل جاری کی ہے جس میں وہ کہتے ہیں۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ سب مجھے اپنے بچوں کی طرح عزیز ہیں۔ ایک شفیق باپ کی طرح آپ کے رنج و غم میں شریک ہوں۔ آپ کی مصیبتوں کو اپنی مصیبت سمجھتا ہوں۔ شہیدوں کے غم زدہ خاندانوں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے عزیز پاکستانی بچوں سے صبر و ضبط اور امن کی اپیل کرتا ہوں"

نئی فصل آنے پر صوبہ بھر میں راشن بندی کر دی جائے گی

لاہور ۹ رجنوری۔ کل صوفی عبدالحمید خانصاحب وزیر زراعت و خوراک نے ایک پریس انٹرویو میں اس توقع کا اظہار کیا کہ نئی فصل ربیع آنے پر صوبہ بھر میں کامل راشن بندی کا نفاذ کر دیا جائے گا اور حکومت گندم کی خرید و فروخت کی اجارہ داری حاصل کر لے گی۔ آپ نے کہا کہ امساک باراں کے باعث امسال زیر کاشت رقبہ میں سے تقریباً ۴۰ فیصد رقبہ میں گندم سرے سے کاشت ہی نہیں ہو سکی۔ آپ نے مرکز سے گندم کی سپلائی کی رفتار پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے بتایا کہ درآمد کردہ گندم میں سے پنجاب کو ایک لاکھ ٹن کوٹہ مل چکا ہے۔ پچاس ہزار ٹن اس ماہ مل جائے گی۔ اور بقایا پچاس ہزار ٹن گندم مارچ تک وصول ہو جائے گی۔

~~~~~~~~~~~